روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL / 61

جلد 47-82 نمبر 102 | سوموار 4 محرم الحرام 1418ھ 12 ہجرت 1376ھش 12 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکیزگی اور طہارت پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ متولّی ہو جاتا ہے

اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت کرنی نہیں پڑے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 617)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں، اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلّل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربّی ربّی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے، تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے، تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے، جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیؑ کا اتفاق ہے اور کروڑ ہا صلحا اور اتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 100)

کوشش کرنی چاہئے کہ مرنے سے پہلے ہم خوش نصیب ہو جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب تک خدا کا بلاوا نہ آ جائے ہم نے لازماً جدوجہد کرنی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ایسا خوش نصیب ہو جائے کہ مرنے سے پہلے وہ ابرار میں لکھا جائے اور اس کے تمام گناہ بخشے جا چکے ہوں۔ اس تعلق میں یہ آیت ہے جو ایک خوشخبری لے کر آئی ہے اور ایک تنبیہہ بھی لے کر آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اے وہ لوگو جنہوں نے اپنے نفوس پر اسراف کیا ہے۔ یہاں عام گناہ مراد نہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ) اس کے ترجمے میں فرماتے ہیں یعنی گناہ کبائر میں ملوث ہوئے ہیں۔ جو بڑے سے بڑے گناہ ہیں وہ بھی کر بیٹھے ہیں (-) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ (-) یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے (-) یقیناً وہی تو ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت کے نتیجے میں جو یہ احساس ہوتا ہے ایک عام معافی کا اعلان ہے، ہر گنہگار بخشا گیا، یہ احساس غلط ہے۔ درست نہیں ہے۔ کیونکہ بخشے جانے کے امکان کے دروازے کھولے گئے ہیں، ہر شخص کے بخشے جانے کا اعلان نہیں ہوا۔ اس لئے بعض صوفیاء یا صوفیاء مزاج لوگ یہ سمجھتے ہیں بس یہ آیت ہو گئی اب ہمیں کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ سب کبائر بھی بخشے گئے، سب صغائر بھی بخشے گئے، اللہ بہت غفور رحیم ہے۔ جب گناہوں سے باز رکھنے کے لئے ان کو متوجہ کیا جاتا ہے (تو کہتے ہیں) اللہ بڑا غفور و رحیم ہے ہر گناہ بخش دے گا۔ پس یہ جو غلط تاثر ہے اس کو اگلی آیات بہت وضاحت سے دور کر رہی ہیں، بہت ہی صفائی کے ساتھ ایک ایک پہلو اس کا، اس غلط تاثر کا رد فرما رہی ہیں۔

چنانچہ فرمایا غفور رحیم ہے تو کیا کرو، (-) پس اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔ (-) اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو (-) اس سے پہلے کہ عذاب تم تک آ جائے اور پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ تو اگر بخشش کا عام اعلان تھا تو معاً بعد اس آیت کا پھر کیا موقع ہے کہ جلدی خدا کی طرف جھکو اس وقت سے پہلے کہ عذاب تم تک آ پہنچے اور پھر بخشش کا وقت گزر چکا ہو۔ پھر فرمایا (-) اللہ کی طرف بڑھو اور جھک جاؤ تاکہ تمہارے گناہ بخشے جائیں تم نیکو کاروں میں شمار ہو لیکن یہ ایک مقام اور ایک مرتبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بہتر تو ہے کہ عذاب سے پہلے اس سے بلند تر مرتبہ حاصل کر لو اور وہ یہ ہے (-) جو بھی نصیحتیں فرمائی گئی ہیں جو بھی ہدایات تمہیں عطا کی گئی ہیں ان میں سے ادنیٰ پر راضی نہ رہو بلکہ توبہ کے ساتھ اعلیٰ پر ہاتھ مارو۔ جو سب سے خوبصورت حصہ تعلیم کا ہے جو سب سے اعلیٰ درجے کا ہے اسے اپناؤ اور اسے اپنی ذات میں جاری کرنے کی کوشش کرو (-) پہلی آیت نے اس کو خوب کھول دیا کہ اگر اللہ کی طرف انابت نصیب ہو جائے تو پھر تمہیں مدد دی جائے گی۔ تم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کی رحمت، اس کی مغفرت کے سائے تلے آ جاؤ گے، تمہارے گناہ بخشے جائیں گے۔ اگر عذاب آنے کے وقت تم نے توجہ کی تو وہ توجہ رد کر دی جائے گی پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

(از خطبہ 14- فروری 1997ء)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے معاف ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب رخصتانہ

○ مکرم اسلام شمس مرزا صاحب مربی ضلع بہاولنگر کی ہمشیرہ عزیزہ امتہ السلام بنت مکرم غلام احمد مرزا صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی تقریب رخصتی مورخہ 23- اپریل 1997ء کو عمل میں آئی۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر دعا کروائی۔

قبل ازیں یکم مئی 1996ء کو محترم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح شاہد نائب ناظر مال آمد نے بعد عصر بیت صادق دارالعلوم غربی میں عزیزہ موصوفہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم دوست محمد صاحب ابن مکرم ملک محمد عبداللہ کھبہ صاحب آف پیلو وینس ضلع خوشاب بعوض -/35000 روپے فرمایا تھا احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم سرفراز احمد صاحب جٹھول ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جٹھول جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرمہ صائمہ ناصر کاہلوں صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں آف جرمنی بعوض -/36000 مارک پر مورخہ 97-4-24 کو سید غلام احمد نثار صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں نے بیت الذکر میں پڑھا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ محترم چوہدری محمد عالم صاحب سینئر سپیشل مجسٹریٹ اپر مال سکیم لاہور کے بیٹے عزیزم مکرم چوہدری منصور عالم صاحب کا نکاح دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے مورخہ 2- مئی کو عزیزہ ثوبیہ منیر صاحبہ بنت مکرم سید منیر احمد صاحب آف لاہور سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

مکرم منصور عالم محترم میاں الٰہی بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پڑپوتے ہیں جبکہ عزیزہ ثوبیہ منیر کا تعلق بھی ایک مخلص گھرانہ سے ہے۔ عزیزہ ثوبیہ رشتہ میں مکرم چوہدری عالم صاحب کی بستی بہن کی بیٹی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- ہجرت 1376 ھش 12 - مئی 1997ء

تقدیر اور دعا

کچھ لوگ اپنے آپ کو الزام دیتے ہیں کہ ان سے کچھ نہ ہو سکا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا اور کچھ لوگ تقدیر کو ملزم گردانتے ہیں کہ ہماری تقدیر ہی یہ تھی- تقدیر میں یہ لکھا ہوا تھا اور ایسا ہو گیا- ہم نے تو بہت کوشش کی تھی کہ اپنے کام میں کامیاب ہو جائیں لیکن ہمارے مقدر میں کامیابی نہیں تھی- بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہی نہیں کہ اس کے اپنے کام کرنے اور تقدیر کے فیصلے میں کیا فرق ہے اور ان دونوں کی ہم آہنگی کیسے ہوتی ہے اور ان میں فاصلہ کتنا ہے- نہ تو ہم ہر بات کو تقدیر پر لگا سکتے ہیں اور نہ ہر بات کو اپنی کوشش کا نتیجہ کہہ سکتے ہیں- یہ دونوں باتیں کبھی ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور کبھی ان کا آپس میں فاصلہ بڑھ جاتا ہے- جہاں تک تقدیر کا تعلق ہے یہ ایسی کبھی نہیں ہو سکتی کہ جان بوجھ کر انسان کو ناکام بنانا چاہے- اللہ تعالیٰ تو اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے اور وہ اس کی بہبود چاہتا ہے- اگر کوئی شخص ٹھوکر کھا کے گرتا ہے اور وہ اسے اپنی قسمت اور اپنی تقدیر کہتا ہے تو یہ بات درست نہیں خدا تعالیٰ کیوں کسی کو ٹھوکر لگائے گا- یہ اس کی اپنی غلطی ہے- اگر وہ احتیاط سے چلتا تو ٹھوکر نہ کھاتا- اس میں کوئی شک نہیں کہ تقدیر انسان کے کاموں پر حاوی تو ہو جاتی ہے لیکن حاوی اسی وقت ہوتی ہے جب اس کی بہبود کی کوئی بات ہو- ورنہ انسان کو اپنے آپ ہی کو ملزم گردانا چاہئے- جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ بیمار تو میں ہوتا ہوں شفاء خدا تعالیٰ دیتا ہے- تقدیر کے متعلق بھی یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ایک تقدیر معلق ہوتی ہے اور ایک مبرم- ویسے تو کہا جا سکتا ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ تقدیر کیا ہے یعنی اس کی تقدیر کیا ہے- یہ ایک غیب کی بات ہے لیکن بہر حال جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں- اور دعا کی قبولیت یا اس کے نامقبول ہونے کو تقدیر سے منسلک کرتے ہیں- بات پوری ہو گئی تو ہم نے سمجھا کہ تقدیر نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا تقدیر ہمارے حق میں تھی- بات پوری نہ ہوئی تو ہم نے کہا کہ تقدیر ہی یہ تھی- ہمارے مقدر میں ناکامی تھی- تقدیر اور مقدر میں کامیابی اور ناکامی کے لئے ہم دعا کا سہارا لیتے ہیں- خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کامیابی عطا کرے اگرچہ ہم اس وقت تقدیر کا نام نہیں لیتے- لیکن کہتے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا کرے اور کامیابی عطا ہو بھی جاتی ہے اور بعض اوقات نہیں بھی ہوتی- اور جب کامیابی نہیں عطا ہوتی تو دعا چونکہ کبھی ضائع نہیں جاتی اس لئے وہ کسی اور رنگ میں اور کسی اور وقت میں اپنا کام دکھاتی ہے- ایسی تقدیر کو تقدیر معلق کہا جاتا ہے یعنی اگر جو بات ہم کر رہے ہیں وہ کامیابی تک نہ بھی پہنچنے والی ہو تو دعا کے ذریعے اسے کامیابی حاصل ہو جاتی ہے- تقدیر کہا جا سکتا ہے کہ بدل جاتی ہے ویسے یہ انسانی علم سے بالاتر ہے کہ وہ کام کرنے سے پہلے یہ معلوم کر لے کہ تقدیر ہے کیا اور اس کے بدلنے کے لئے دعا کرنا ہے-

ایک اور تقدیر ہے جسے تقدیر مبرم کہتے ہیں یعنی جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا- ٹلے گا نہیں- ہم چاہے کتنی دعا کریں وہ ٹلتا نہیں- اور چونکہ وہ ٹلتا نہیں اس لئے بعض اوقات ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری دعا ضائع گئی- حالانکہ یہ کبھی نہیں ہوتا- خدا تعالیٰ نے خود ہی تو کہا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا- مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا- پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم مانگیں اور ہمیں ملے نہ- یہ اور بات ہے کہ مانگنے کی شرائط پوری نہ کی جائیں- تو اسے تو مانگنا ہی نہیں کہا جائے گا- لیکن شرائط کے ساتھ مانگا جائے تو ضرور ملتا ہے یا اسی وقت اور اسی طرح یا کسی اور وقت اور کسی اور طرح- لیکن دعا ضائع نہیں جاتی- پس چونکہ ہمیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ ہماری تقدیر میں لکھا کیا ہے- اس لئے ہمیں دعا کرتے ہوئے اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرنا چاہئے کہ جو کچھ ہو گا وہ ہمارے فائدہ کے لئے ہو گا- اگر جو ہم نے مانگا ہے مل گیا تو بھی ہمارا فائدہ اسی میں ہے اور اگر ہمیں نہیں ملا تو بھی ہمارا فائدہ اسی میں ہے- اور یہ بات ہمارے دل میں اس لئے یقین پیدا کرے کہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے خود ہی کہا ہے کہ مجھ سے مانگو میں دوں گا- مجھے پکارو میں جواب دوں گا- خدا تعالیٰ پر ہمیں ہمیشہ حسن ظن رکھنا چاہئے- کبھی یہ نہیں کہنا چاہئے کہ مانگا اور اس نے دیا نہیں' وہ ضرور دیتا ہے- دینے کا طریق مختلف ہو سکتا ہے- دینے کا وقت مختلف ہو سکتا ہے- لیکن وہ اپنے وعدے کے مطابق دیتا ضرور ہے- ہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہو کہ تقدیر بدل سکتی ہے- وہ تقدیر جس کا ہمیں کچھ علم نہیں- ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ تقدیر بدلی ہے یا نہیں بدلی- جب ہمیں اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ ہماری تقدیر میں کیا ہے تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ تقدیر ویسی ہی پوری ہوئی بدل گئی-

اصل بات یہ ہے کہ ہمارا فرض دعا کرتے رہنا ہے اور اس یقین کے ساتھ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اس کا جو بھی نتیجہ نکلے گا وہ ہمارے فائدے کے لئے ہو گا- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہبود میں دلچسپی رکھتا ہے- ان کی مضرت رسانی میں نہیں-

پس ہمیں دعا پر ہی زیادہ زور دینا چاہئے- دعا کی شرائط کے مطابق دعا کرنی چاہئے اور ہمیں اس یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ بھی اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے ہماری دعا سنے گا- کس طرح- یہ اسی پر چھوڑ دینا چاہئے- اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں- اور بلاوجہ تقدیر کا ذکر بھی ہمیں مایوس نہ کرے- ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہونا چاہئے کہ کوئی تقدیر ایسی نہیں جو ہماری مضرت رسانی کا باعث بنے- ہم خود مضرت رسانی کا باعث بنتے ہیں- اپنے آپ کو خود نقصان پہنچاتے ہیں- خدا تعالیٰ تو ہمارے لئے بھلائی ہی کا اہتمام کرتا ہے-

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ دعا کرتے رہیں- دعا کے نتیجے کو خدا پر چھوڑیں اور جو کچھ بھی ہو اس سے مطمئن رہیں-

فاصلے میری محبت کی جو میزان بنے
سب ارادے میری رفتار کی برہان بنے
میں کہ تاریکئ شب سے بھی کبھی ڈر نہ سکا
اب اُجالے بھی مرے خوف کا سامان بنے

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر کے ایس راما کرشنا راؤ
ترجمہ محمد ذکریا ورک- کینیڈا

دنیا کا سب سے عظیم انسان

آپ کی عظمت کا راز

کسی شخص کا جلیل القدر ہونا اگر اس کا اپنی قوم کو پاک وصاف کرنا ہے جو بربریت میں اور اخلاقی پستی میں ڈوب چکی ہو تو پھر وہ سحر آفریں شخصیت جس نے پوری قوم کو نکھارا' مصفا کیا' ان کی کایا پلٹی' ان کو اخلاقی و دنیاوی ترقی دی عرب قوم جو پستی میں گری پڑی تھی اس قوم کو (حضرت) محمد (ﷺ) نے تہذیب و تمدن' علم و عمل کی قندیل دے کر بدل دیا تو ایسے شخص کو یقیناً عظیم المرتبت کا ٹائیٹل حاصل کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

اگر کسی شخص کا عظیم ہونا اس بات میں مضمر ہے کہ سوسائٹی میں جھگڑا کرنے والے لڑائیاں کرنے والے فریقین کو آپس میں اخوت کی لڑی میں پرودے تو پھر صحرا کے پیغمبر کو اس فضیلت کا حقدار ہونا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اگر کسی شخص کی عظمت اس بات میں مضمر ہے کہ وہ ان لوگوں کی اصلاح کرے جو جادو ٹونے اور ہرتباہ کن ہتھکنڈے کے معتقد ہوں تو پھر پیغمبر اسلام نے ہر قسم کے جادو ٹونے اور غیر فطری خوف کو کروڑوں افراد کے دلوں سے نکال پھینکا۔

یہ عظمت اس بات میں مضمر ہے کہ ایسا شخص اعلیٰ اخلاق دکھلائے (حضرت) محمد (ﷺ) دوست و دشمن کی نظر میں الامین تھے' اگر فاتح عظیم آدمی ہوتا ہے تو دیکھو ایک یتیم وبیکس انسان کیسے پورے عرب کا حکمران بن گیا؟ ایسا حکمران جو ایران کے خسرو اور روم کے بادشاہ قیصر کا ہم پلہ تھا۔ ایسا فاتح جس نے ایسی پرشوکت سلطنت کی بنیاد رکھی جو چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی باقی ہے اگر فاتح کا اپنے متبعین سے غیر مشروط اطاعت طلب کرنا اس کے عظیم ہونے کا فرقان ہے تو پیغمبر اسلام کا نام آج بھی کروڑوں انسانوں کے دلوں پر جو دنیا کے ہر خطہ میں بسے ہوئے ہیں جادو کا اثر رکھتا ہے۔

(حضرت) محمد (ﷺ) نے ایتھنز' روم' انڈیا یا چین کے کسی سکول میں فلاسفی کا مطالعہ نہ کیا تھا اس کے باوجود آپ نے انسانیت کے لئے لازوال صداقتوں کو اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا۔ آپ بذات خود پڑھے لکھے نہ تھے مگر اس کے باوجود آپ کی قوت گویائی اس شان کی تھی کہ لوگوں کی آنکھوں سے سیل رواں جاری ہو جاتا تھا اور ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

آپؐ یتیم پیدا ہوئے۔ کوئی دنیوی وجاہت کا سامان آپؐ کے پاس نہ تھا مگر لوگ آپ سے بے انتہا پیار کرتے تھے۔ آپؐ نے کسی ملٹری اکیڈیمی میں تربیت نہ حاصل کی اس کے باوجود آپؐ بڑے بڑے دشمنوں کے خلاف اپنی فوج کو یوں لڑاتے کہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ایسے انسان جو خداداد قابلیت والے ہوں نیز فطری قابلیت سے بہرہ ور ہوں وہ مبلغ کے روپ میں بہت کم ملتے ہیں۔ یونانی فلاسفر بقراط نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک کامل مبلغ دنیا میں شاذ و نادر ہی پیدا ہوتا ہے - ایڈولف ہٹلر نے اپنی کتاب "میری جدوجہد" Mein Kampt میں اس خیال کا یوں اظہار کیا ہے....... "ایک نظریاتی شخص شاذ و نادر ہی عظیم لیڈر ہوتا ہے شورش برپا کرنے والے شخص میں ایسی قابلیت شاید زیادہ ودیعت کی گئی ہے۔ شورشی انسان ہمیشہ عظیم قائد ہوگا لیڈر شپ کا مطلب ہے عوام کو محرک کرنا نئے خیالات کے جنم دینے کی اہلیت کا لیڈر شپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے لیکن نظریاتی قابلیت' انتظامی قابلیت اور قیادت کی قابلیت کا ایک شخص میں ہونا دنیا میں مافوق الفطرت چیز ہے اس بات میں فی الواقعہ عظمت پنہاں ہے......"

میرے خیال میں مذکورہ عجیب و غریب واقعہ دنیا نے اس زمین پر خون اور گوشت کے روپ میں چلتا پھرتا حضرت محمد ﷺ کے مبارک وجود میں دیکھا ہے۔

اس سے زیادہ باعث حیرت چیز وہ ہے جس کا ذکر معزز پادری "بوس ورتھ اسمتھ" نے کیا ہے (حضرت) محمد (ﷺ) ریاست کے فرمانروا نیز مذہب کے پیشوا تھے نہ کوئی عسکری افواج نہ کوئی حفاظتی شخص' نہ کوئی محل' نہ کوئی خزانہ اگر کسی شخص کو حکومت کرنے کا خدائی حق حاصل ہوتا تو وہ (حضرت) محمد (ﷺ) تھے کیونکہ آپ حکمرانی کے لوازمات یعنی طاقت اور حکومتی مشینری کے بغیر حکومت کرتے تھے آپ کو طاقت کا نشہ نہ تھا پرائیویٹ زندگی میں جس طرح آپؐ سادہ تھے بعینہٖ آپؐ اپنی پبلک لائف میں بھی سادہ تھے......."

مکہ کے زوال کے بعد ایک ملین مربع میل کا علاقہ آپؐ کی حکمرانی میں آگیا مگر عرب کے آقا و مالک اپنے جوتے خود مرمت کرتے تھے' اور کھردرے کپڑے کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔ بکریوں کا دودھ خود دوہتے تھے گھر کی صفائی کرتے' آگ جلانے کا انتظام کرتے اور اپنی فیملی کے چھوٹے چھوٹے کام سرانجام دیتے تھے'

مدینہ کا شہر آپؐ کی زندگی کے آخری ایام میں دولت و ثروت سے مالا مال تھا شہر میں سونا اور چاندی وافر مقدار میں دستیاب تھی مگر آپؐ کے گھر میں کئی روز تک چولہے میں آگ نہ جلتی تھی آپؐ کی خوراک کھجوریں اور پانی ہوتی تھی آپؐ کے گھر والے متواتر کئی روز بھوکے رہتے تھے کیونکہ شام کو گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا آپؐ نرم بستر پر نہ سوتے تھے بلکہ آپؐ کا بستر کھجوروں کے سوکھے پتوں کا بنا ہوتا تھا دن کے تھکے ماندے رات کو اپنا وقت عبادت میں گزارتے تھے اور اکثر دیکھنے میں آیا کہ آپؐ اپنے خالق و مالک کے آگے گریہ و زاری میں یوں دعا گو ہوتے۔ اے میرے رب مجھے میرے فرائض سرانجام دینے کی توفیق دینا۔

روایت ہے کہ عبادت کے دوران روتے روتے آپ کی آواز بھرا جاتی تھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا کھانے کا برتن آگ پر رکھا ہو۔ اور پانی میں ابال آیا ہی چاہتا ہو جس روز آپؐ کی وفات ہوئی اس روز گھر میں چند سکے تھے جن سے کچھ قرض ادا کیا گیا اور باقی کا ایک خیراتی کو دے دیا گیا جن کپڑوں میں آپؐ کی وفات ہوئی اس میں بہت سارے پیوند لگے ہوئے تھے وہ گھر جہاں سے پیدا ہونے والے نور نے دنیا کو منور کیا اس گھر میں اندھیرا اس لئے ہوتا تھا کیونکہ وہاں چراغ جلانے کے لئے تیل نہ ہوتا تھا۔

حالات تو تبدیل ہو گئے مگر پیغمبر اسلام نہ بدلے فتح میں شکست میں حکمرانی میں یا تکلیف میں امارت میں یا غربت میں آپ ایک جیسے انسان رہے اور ایک ہی کردار کا مظاہرہ کیا۔ خدا کے کاموں اور قوانین کی طرح اللہ کے رسول بدلتے نہیں رہتے بلکہ ایک ہی کردار میں رنگین ہوتے ہیں۔

کہاوت ہے کہ ایک دیانت دار آدمی خدا کی بہترین تخلیق ہوتا ہے (حضرت) محمد (ﷺ) میرے نزدیک دیانت داری کی زندہ مثال تھے آپؐ اپنی ہڈیوں کے گودے تک دیانتدار تھے انسانوں سے ہمدردی' لوگوں سے محبت آپ کی روح کے لئے موسیقی کی حیثیت رکھتا تھا انسانیت کی خدمت کرنا' انسان کو اعلیٰ رتبہ کا مقام دلانا' انسان کو پاک وصاف کرنا' انسان کو مہذب بنانا گویا انسان کو انسان بنانا آپ کے مشن کا منتہائے مقصود تھا' آپؐ کی سوچ میں آپ کی تقریر میں آپ کے عمل میں انسانیت کی فلاح و بہبود آپؐ کا نصب العین اور قیادت کا بنیادی اصول تھا۔

آپ کو انفرادی نمائش یا خود نمائی سے نفرت تھی۔ آپ صمیم قلب سے بے غرض انسان تھے آپؐ نے خود کو کن القابات سے نوازا؟ محمد اللہ کا بندہ (عبداللہ) اور اس کا رسول... اللہ کا بندہ پہلے اور رسول بعد میں۔ آپ اطراف عالم میں مبعوث ہونے والے دوسرے انبیاء کی طرح ایک رسول اور نبی تھے۔ ان میں سے بعض غیر معروف ہیں اور بعض کا ہمیں علم ہے اگر انسان ان صداقتوں میں سے کسی پر یقین نہ لاوے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ یہ ایمان کا بنیادی رکن ہے۔

کیا آپؐ نے لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے معجزات دکھلائے؟ اس سوال کے جواب میں ایک مغربی مصنف یہ کہتا ہے...... "اس دور کے حالات پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے نیز وہ لامحدود محبت جو آپ کے معتقدین کو آپ سے تھی (حضرت) محمد (ﷺ) کے متعلق سب سے بڑی کرشماتی بات یہ ہے کہ انہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ آپؐ معجزات دکھلا سکتے تھے۔"

(حضرت) محمد ﷺ نے معجزات دکھلائے لیکن اس کا مقصد مذہب کا پرچار نہ تھا بلکہ ان کے ہونے کی وجہ فہم و ادراک سے بالا خدا کی ذات تھی آپ صاف صاف کہا کرتے تھے کہ میں دوسرے انسانوں کی طرح عام انسان ہوں (حضرت) محمد (ﷺ) کے پاس ارضی یا سماوی خزانے نہ تھے آپؐ یہ بھی کہتے تھے کہ مستقبل میں جو اسرار پوشیدہ ہیں ان کا بھی آپؐ کو کوئی علم نہیں ہے یہ اس دور کی بات ہے جب شعبدہ بازی اور معجزات دکھلانا روزمرہ کا معمول تھا اور ملک عرب اور عرب کے باہر لوگ سپرنیچرلزم پر اندھوں کی طرح یقین رکھتے تھے۔

آپؐ نے اپنے ماننے والوں کی توجہ فطرت کے مطالعہ کی طرف پھیر دی اور تاکید کی کہ لوگ فطرت کے قوانین کا مطالعہ کریں ان کا فہم حاصل کریں اور اللہ کی حمد و ثناء کے ترانے گائیں' قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے......

یہ دنیا محض سراب نہیں ہے اور نہ ہی یہ بغیر مقصد کے ہے یہ صداقت کے اٹل اصولوں کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے قرآن میں مذکورہ آیات جو انسان کو فطرت کا مطالعہ کرنے پر دعوت دیتیں ہیں وہ ان آیات سے بہت زیادہ ہیں جن کا تعلق نماز روزہ' اور حج سے ہے مسلمانوں نے ان آیات کریمہ کے اثر کے ماتحت فطرت کا مطالعہ شروع کیا تو اس سے ان میں سائینسی تحریک اور تجربات کا آغاز ہوا جن کا علم یونانی قوم کو پہلے سے نہ تھا۔ مسلمان ماہر نباتات ابن بیطار نے دنیا کے کونے کونے سے پودے اکٹھے کیئے اور ایک کتاب تصنیف کی جن کا ذکر جرمن مصنف MYER کی کتاب Geschichte.Der Botanikaa (نباتات کی تاریخ) میں ملتا ہے اور جو فی الحقیقت محنت و جستجو کی بے مثل زندہ یادگار ہے۔

مسلمان سائینسدان البیرونی کے بارہ میں روایت ہے کہ اس نے معدنیاتی نمونے اکٹھے کرنے کے لئے چالیس سال سفر میں گزارے۔ اور دیگر مسلمان ہیئت دانوں نے بارہ سال سفر کر کے اپنے مشاہدات قلم بند کئے۔ ارسطو نے کوئی ایک بھی تجربہ کئے بغیر فزکس کے موضوع پر بہت کچھ لکھا...... پھر اس نے نیچرل ہسٹری پر مضمون لکھا اور یہ بات بغیر تصدیق کے لکھ دی کہ انسان کے منہ میں جانوروں کی نسبت دانت زیادہ ہوتے ہیں۔

یونانی طبیب گیلن Galen جو علم الاعضاء پر پرانے زمانے کی سب سے بڑی اتھارٹی مانا جاتا تھا اس نے لکھا ہے کہ نیچے کے جبڑے میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں' یہ بات صدیوں تک سچی سمجھی جاتی رہی تاوقتیکہ مسلمان ماہر طب عبداللطیف نے انسانی ڈھانچہ کا مطالعہ کیا ایسے بہت سے واقعات و مشاہدات کا ذکر کرنے کے بعد رابرٹ پریفالٹ Priffault اپنی کتاب "دی میکنگ آف ہیومینٹی" میں لکھتا ہے۔ "مغربی سائینسی علوم عربوں کے نہ صرف اس لئے مقروض ہیں کہ ان سے ہم نے دریافتیں اور انقلابی تھیوریز سیکھیں

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

اگر ہم اپنی طاقتوں اور قوتوں کو معطل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ جب ہم نے پہلے عطیہ سے کام نہیں لیا تو دوسرے کو کب اپنے لئے مفید اور کار آمد بنا سکیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

کیا پرائمری سکولوں کی فریاد سنی گئی؟

عنقریب ہونے والی ایک تقریب کے لئے تقریر لکھ رہا تھا کہ اخبار میں ایک خبر نظر سے گزری۔ ایک خوشکن خبر۔ میرے ایک خواب کی تعبیر۔ اور میں نے مناسب سمجھا کہ فوراً ہی چند سطور لکھ بھیجوں۔ آج کے اخبار میں خبر یہ چھپی ہے کہ پرائمری سکولوں میں ٹاٹ کا نظام ختم کیا جا رہا ہے۔ گویا کہ مٹی میں اٹا پھٹا پرانا ٹاٹ آؤٹ (Out) ہو رہا ہے اور آخر اس کی جگہ لیں گے بنچ۔ ایک عرصہ سے میں اس دلی خواہش کا مختلف مواقع پر اظہار کر رہا ہوں کہ ہم کیوں ننھے منھے پیارے پیارے بچوں کو مٹی میں رول رہے ہیں۔ ان کے کپڑے مٹی مٹی۔ گھر پہنچ کے مائیں انہیں جھاڑیں تو سکول کا تحفہ مٹی کی صورت میں ملے۔ ابھی چند روز ہوئے سرگودھا شہر کے مضافات میں ایک پرائمری سکول میں جانا ہوا۔ اس کی شہر سے قربت کی وجہ سے اسے شہری سکول ہی کہہ سکتے ہیں۔ ہے یہ لڑکیوں کا سکول مگر نہ چار دیواری نہ لیٹرین۔ کلاسوں میں ٹاٹ بھی غیر حاضر۔ بیچاری بچیوں نے گھر سے لا کر بوریاں بچھا رکھی تھیں۔ کچھ پھٹی ہوئی خستہ حال۔ اور ہر ایک سے مٹی جھانکتی ہوئی۔ میں نے ہیڈ مسٹریس صاحبہ (جو کہ سکول میں کافی دلچسپی لیتی ہیں) سے کہا۔ کیا ہم بچیوں کے بیٹھنے کا قدرے بہتر انتظام نہیں کر سکتے؟ کیا ہم انہیں زمین سے چند انچ اونچا نہیں بٹھا سکتے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ وہ مٹی میں لت پت رہیں؟ اگر گورنمنٹ کے فنڈ ناکافی ہیں تو کیا ہر بچہ اپنے گھر سے لکڑی کی ایک چوکی نہیں لا سکتا؟ اسے کچھ تو بلندی کا احساس دیجئے۔ کچھ تو اس کے کپڑوں کی صفائی کا سامان کیجئے۔ کچھ تو اسے بہتر ماحول دیجئے۔ یہ تجویز میں نے بار ہا دہرائی مگر سننے والوں کی کیفیت کچھ "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" کی سی رہی۔ ہم نے بار ہا تعلیمی حالت بہتر بنانے کے لئے بلند بانگ دعوے کئے۔ وعدے کئے مگر یہ سب "وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا" کی بھول بھلیوں کا شکار ہو کے رہ گئے۔ کتنے بار ہا سوچا کہ ہم سب بچوں کو سکولوں میں لانے کا انتظام کر دیں گے۔ ہمارا پہلا وعدہ جو ہم نے 1959ء میں کیا یہ تھا کہ 5 سے 9 سال کے سب بچے 1969ء تک سکولوں میں ہوں گے۔ پھر 1972ء میں خواہشوں کی تکمیل نہ ہوتی دیکھ کر دس سال اور مانگ لئے۔ اور اب 1979ء تک اس عمر کے سب لڑکوں کے داخلہ کی بات کی گئی۔ 1979ء آیا تو ہم نے ایک اور تاریخ مقرر کر دی اور ببانگ دہل اعلان کیا کہ 1986ء تک مقررہ عمر کے سب بچے سکولوں میں ہوں گے۔ وہ سال بھی آیا اور گزر گیا اور پھر 1992ء میں ایک اور تاریخ مقرر کر دی گئی اب کے نظریں 2002ء پہ جمی ہوئی ہیں۔ دیکھیں وہاں تک کتنی کامیابی ہوتی ہے۔ اللہ کرے ہم کوئی وعدہ تو پورا کر سکیں۔

یہ اعداد و شمار کیوں دئے گئے؟ اس لئے کہ بچوں کے سکول میں نہ آنے کی بے شمار وجوہات ہیں (جو ایک لمبے مضمون کی متقاضی ہیں) ان میں سے ایک اہم وجہ سکول کا ماحول' اس کی عمارت اور بچوں کے بیٹھنے کے انتظامات بھی ہیں (ماسٹر صاحب کے ڈنڈے کا فی الحال ذکر نہ ہی کیا جائے تو بہتر ہو گا)۔ ہمارے پاس اول تو سکولوں کی تعداد ہی اتنی نہیں کہ سب بچوں کے لئے گنجائش پیدا کی جائے لیکن جو ہیں ان کی کیفیت بھی کچھ یوں ہے کہ 16000 تو ایک کمرے کے سکول ہیں۔ 19000 دو کمروں پر مشتمل ہیں اور 8000 تین کمروں پہ مشتمل ہونے کی خوشخبری سناتے ہیں حالانکہ جب پانچ جماعتوں کے بچوں نے بیٹھنا ہے تو پانچ کمرے تو مہیا کیجئے۔ مگر ایسا بھی خال خال ہی ممکن ہوا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ جو موجود بھی ہیں ان میں سے' سرکاری اعداد کے مطابق' 4000 سکول ایسے ہیں جن کی عمارت خطرناک حد تک بوسیدہ ہو چکی ہے۔ اس سے بھی قابل شرم بات یہ کہ ان سکولوں کے علاوہ بھی رجسٹروں میں 35000 سکولوں کا اندراج تو ہے مگر ان کی سرے سے کوئی عمارت ہی نہیں یعنی یہ Shelterless سکول ہیں۔ ایک طرف یہ کیفیت کہ سکول ہی موجود نہیں یا اگر موجود ہیں تو ایک' دو کمروں کو پرائمری سکول کا نام دے دیا گیا ہے۔ ان کے اندر جھانکیں تو مزید مایوسی سی ہوتی ہے۔ مجھے کوئی دو سال قبل ایک بڑے شہر کے ایک سکول میں جانے کا اتفاق ہوا۔ بڑے شہر کے بڑے لوگ۔ دولت کی ریل پیل سیٹھ صاحبان کی نظریں بڑی مستقل مزاجی سے اپنی تجوریوں پر مرکوز جن میں دولت اچھلتی کودتی ہوئی جا رہی ہے۔ مگر پھر وہیں کی ہو کر رہ جاتی ہے اب اس کا استعمال...... چھوڑیئے سیٹھ صاحبان کی بات کو ہمیں انہیں ناراض کرنا تو مقصود نہیں۔ انہیں اطمینان سے بینکوں سے قرض لینے اور اپنے مقاصد پہ خرچ کرنے دیجئے۔ ہم واپس آتے ہیں اس سکول کی طرف جسے میں نے ایک ٹھٹھرتی صبح کو دیکھا۔ میں تقریباً چیخ اٹھا یہ دیکھ کر کہ اس سخت سردی میں پرائمری کلاسوں کی سب بچیاں باہر صحن میں ٹھنڈی مٹی پہ بیٹھی تھیں۔ نہ بنچ۔ نہ کرسی۔ اکثر میلے کچیلے اور ٹھنڈے ٹاٹ پہ بیٹھی ہوئیں مگر چند بچیاں ایسی بھی نظر آئیں جو اس "نعمت" سے بھی محروم تھیں۔ اللہ اللہ کیا خوب ہیں ہمارے تعلیم دینے کے انتظامات کیا ہیں ہمارے انداز ایسے میں اگر بچے سکول سے بھاگیں تو قصور ہمارا ہوا یا ان کا؟ ہمارے ہاں ڈراپ آؤٹ ریٹ (سکول چھوڑنے جانے کی تعداد) 50 فی صد سے بھی زیادہ ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سکول میں ایسی کوئی کشش ہی نہیں کہ بچہ وہاں ٹھہرنا پسند کرے۔ کشش کیا اس میں بیٹھنے کی بنیادی سہولت بھی میسر نہیں۔ پھر بھی اگر بچے پڑھ رہے ہیں اچھے نتائج دکھلا رہے ہیں۔ ہمارا سر اونچا کر رہے ہیں تو ہمیں اپنا سر نیچا کر کے اپنے دامن میں جھانکنا چاہئے کہ ہم ان کے لئے کیا کر رہے ہیں..... اس لئے آج کی خبر بڑی خوشکن ہے کہ ہم نے کچھ تو کرنے کا ارادہ کیا۔ ہمیں یہ احساس تو ہوا کہ بچوں کو بنیادی سہولت دیں' انہیں مٹی کی دست برد سے بچائیں۔ انہیں زمین سے کچھ تو بلند کریں تا وہ اپنی پستی کے احساس کمتری سے نجات پائیں۔ اللہ کرے اس بار ہم اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جائیں۔ ہم ان پھول سے بچوں کو کچھ صاف ستھری بیٹھنے کی جگہ فراہم کر سکیں۔ ہم اپنی جیبوں میں کروڑوں بلکہ اربوں روپے ڈال رہے ہیں اور پھر ڈکار بھی نہیں لیتے۔ کاش کچھ بچوں کو بھی دے سکیں۔ ان کے آرام و سہولت کے لئے بھی کچھ کر سکیں۔ پژمردہ و افسردہ بچوں کے چہروں پہ بھی مسکراہٹ لا سکیں۔

○○○

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

ایک مفید کتاب

ہمارے نوجوان مربی مکرم مبشر احمد صاحب خالد نے "جماعت کا تعارف" کے نام سے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے قریباً 350 صفحات پر مشتمل ایک دلچسپ کتاب مرتب کی ہے اور لجنہ کراچی کے شعبہ اشاعت کی مطبوعات کی فہرست میں یہ ایک بہت مفید اضافہ ہے۔ اس کتاب کے افتتاحیہ میں مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

اس کتاب میں موصوف نے جماعت احمدیہ کے قیام کے پس منظر سے لے کر جماعت کے مستقبل تک بڑے عمدہ انداز میں اور ضروری تفصیل کے ساتھ جماعت کا تعارف پیش کیا ہے۔ اور جماعت سے متعلق تمام ضروری تعارفی معلومات جمع کر دی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب جہاں نئے احمدی بھائیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت زیادہ مفید ہو گی وہاں پرانے احمدیوں کے علم میں بھی گراں قدر اضافہ کرنے کا موجب ہو گی۔ خصوصیت سے عزیز نوجوانوں اور طلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہو گی......"

اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کراچی کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے۔ لجنہ اماء اللہ کراچی نے اس دور میں علم کی اشاعت کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور جماعتی لٹریچر میں مفید لٹریچر کا اضافہ کیا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی لجنہ اماء اللہ کراچی کی تحریک پر ہی مکرم مبشر احمد صاحب خالد نے مرتب کی ہے۔"

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ کراچی نے اس کتاب کے پیش لفظ میں کتاب کے مختلف موضوعات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "......

قدرت ثانیہ کے دور میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے بابرکت نظام کا مکمل ڈھانچہ سامنے رکھ دیا ہے۔ اس عظیم الشان دور کی عظیم الشان عمارت میں داخل کر کے گلشن احمد کی ہر کیاری۔ ہر روش ترو تازہ پھولوں کی خوشبو سے معطر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گلشن باغ و بہار کے نظام نو کو رہتی دنیا تک قائم و دائم رکھے اور ہمیشہ ہمیش اپنی رحمتوں اور فضلوں کے ٹھنڈے سایوں میں رکھے......"

ہماری درخواست پر مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے بھی اس پر خوبصورت افتتاحیہ لکھا ہے اور اس کتاب کو تعریفی کلمات سے نوازا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مربیان اور باقی مہربان احباب کو جو اس کی تیاری میں معاون ہوئے ہیں جزاہائے خیر سے نوازے...... "لجنہ کراچی کے شعبہ اشاعت کی ٹیم امۃ الباری ناصر۔ مسز برکت ناصر۔ شہناز نعیم اور دیگر ممبرات دعا کی مستحق ہیں......"

میرے خیال میں یہ کتاب ہر فرد جماعت احمدیہ کی ضرورت ہے۔ خدا کرے ہم ہر ایک ممبر تک پہنچا سکیں۔ یہ ہماری شناخت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو استفادہ کرنے کی باعمل توفیق عطا فرمائے"

جماعت احمدیہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نصائح کے عنوان کے تحت آپ کے متعدد حوالہ جات پیش کئے ہیں ان میں سے پہلا اقتباس درج ذیل ہے۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔"

اس مفید کتاب کے آخر میں "جماعت احمدیہ کا مستقبل" کے عنوان کے تحت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نہایت ایمان افروز اور امید افزا اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ امۃ اللہ صاحبہ

میری پیاری بہن کا نام تو امۃ اللہ تھا لیکن سبھی انہیں "آپا امتی" ہی کہتے تھے اور بچپن سے لے کر آخری دم تک وہ "آپا امتی" کے نام سے ہی معروف رہیں۔ ویسے شادی کے بعد اپنے میاں شیخ مظفر حسن صاحب (حال مقیم لاہور کینٹ) کے نام کی رعایت سے "امۃ اللہ حسن" کے طور پر بھی غیروں میں جانی جاتی تھیں۔

بغرض دعا اپنے پیاروں کا ذکر خیر کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں۔ تمام پرانے زخم ہرے ہو کر اس طرح دکھنے لگتے ہیں جیسے یہ زخم تو کبھی بھرے ہی نہ تھے۔

ان سے میری آخری ملاقات 25۔ اپریل 1996ء کو امریکہ جانے سے قبل ہوئی اگرچہ اس بات کو پورا ایک سال گزر چکا ہے لیکن ان کا جیتا جاگتا سراپا میرے سامنے جیسے موجود ہے۔ اپنے گھٹنے کی شدید چوٹ کی وجہ سے نحیف و نزار اور تھکی ہوئی نڈھال سی نظر آئیں۔ پلستر کی وجہ سے چل پھر بھی نہیں سکتی تھیں اور صاحب فراش تھیں۔ تاہم ان کا حوصلہ اور صبر ہمیشہ کی طرح انہیں سنبھالے ہوئے تھا۔ باہر جا کر بھی دھیان ان کی طرف رہا۔ خطوط اور فون پر ان کی ہمت بندھاتی رہی۔ اپنی قوت ارادی اور استقامت کے بل بوتے پر انہوں نے سہارے سے چلنا پھرنا شروع کر دیا تھا۔ پھر یہ بھی تسلی تھی کہ جلد واپسی ہوگی اور دوبارہ ملاقات ہوگی لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔ 25۔ اگست کو فجر سے بھی قبل مجھے وہاں ہی یہ المناک خبر ملی آپا امتی حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئی ہیں۔ ان کی یہی دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ چلتے پھرتے لے جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور وہ چند لمحوں کے اندر اندر اس دنیا سے منہ موڑ گئیں۔ گھر والوں کو بھی کانوں کان خبر نہیں ہوئی حالانکہ میاں اور بیٹی آس پاس ہی چل پھر رہے تھے۔ جب اکتوبر 96ء میں میری واپسی ہوئی تو ان کے بغیر گھر سونا پڑا تھا۔ وہاں رہنا مشکل تھا لہٰذا اگلے روز ہی ربوہ آ گئی۔

بہرکیف اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شیدائی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئمہ سے پر خلوص عقیدت ان کا ایمان تھا۔ بچپن سے لے کر آخری سانس تک اللہ تعالیٰ کے بنیادی احکام کی پابندی کی اور جماعت کے ساتھ مضبوطی کا تعلق قائم رکھا تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں وصیت کے نظام سے بہت پہلے سے منسلک تھیں اور بفضل تعالیٰ بڑی بشاشت سے اپنے زیور، زمین، اور مکان کا حصہ اپنی زندگی ہی ادا کر دیا تھا۔ بڑی باقاعدگی سے لجنہ کے تمام اجلاسوں اور تقریبات میں شرکت کرتیں کسی نہ کسی عہدے کی ذمہ داری ہمیشہ باحسن نبھائی۔

اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی میں ہر نعمت اور خوشحالی سے نوازا تھا۔ مالی کشائش، بچوں کی خوشیاں نیز خاوند کی مثالی محبت سے مالا مال تھیں، غرضیکہ ہر طرح سے سکون قلب میسر تھا اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے قناعت اور سیر چشمی جیسی صفات عنایت فرمائی تھیں۔ ذیابیطس اور انجائنا کی وجہ سے کبھی کبھار بہت تکلیف ہو جاتی، لیکن صبر و شکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں اور راضی برضا داعی اجل کو لبیک کہا۔

مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اسلامی تاریخ، جغرافیہ اور سیاست پر گہری نظر تھی۔ مسلمانوں کے پرانے تاریخی واقعات جو غداروں کی ظالمانہ کارروائیوں کے خون آشام ابواب ہیں ان پر بڑے کرب اور دلی دکھ کا اظہار کرتیں۔ حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار تھیں اور اہل وطن کی اخلاقی گراوٹ، بددیانتی اور بے اعتنائی پر بہت دکھی ہوتیں جیسے ان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

آپا امتی میں وفا، خلوص اور ایثار کا مادہ نمایاں تھا۔ اپنے تمام عمر کے ذاتی مشاہدے سے میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ ہمیشہ دوسروں کی خاطر قربانی کرتیں۔ اگر کوئی بات ناگوار بھی ہوتی تو اس وقت زبان سے اس کا اظہار نہ کرتیں۔ تمام اقرباء، سسرالی رشتہ داروں اور ہمسایوں سے خوشگوار تعلقات ہمیشہ قائم رکھے۔ اپنے بچوں کی تربیت اور نیکی کی تعلیم کے لئے حتی المقدور ہمیشہ کوشاں رہیں۔ انہیں فطرتاً نیکی سے پیار اور بدی سے شدید نفرت تھی۔ بڑی مہمان نواز تھیں اور نہایت اعلیٰ درجہ کے لذیذ کھانوں سے ان کی خاطر مدارات کرتیں۔ سلائی کڑھائی نہایت عمدہ تھی اور بے حد نفیس اور اعلیٰ ذوق کی مالک تھیں۔ شعر و ادب سے بھی کافی حد تک لگاؤ تھا۔ اچھی تحریر کو بہت سراہتیں۔

اپنے خاوند کی بے حد وفا شعار، خدمت گزار اور بہت محبت کرنے والی بیوی تھیں۔ تمام عمر سلیقہ مندی، ذہنی سکون اور بے لوث محبت سے ان کی زندگی کو سکھی رکھا۔ ان کی صحت کے مطابق ان کے کھانے پینے کا بہت خیال رکھتیں۔ میرے بہنوئی مکرم شیخ مظفر حسن صاحب (آف لاہور کینٹ) کی صحت بھی کمزور چلی آ رہی ہے۔ قدرتی طور پر ان کے لئے اپنی اہلیہ کی جدائی ایک کٹھن مرحلہ ہے۔ اس سال کے آغاز میں ان کے دل کا بائی پاس ہوا تھا۔ اب بفضل تعالیٰ رو بصحت ہیں اور اپنے حلقہ کی جماعتی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ دو بیٹے ملک سے باہر ہیں اور تین بیٹیاں پاکستان ہی میں ہیں۔

قارئین سے مودبانہ درخواست ہے کہ وہ میری بہن امۃ اللہ حسن کی بلندی درجات کی اور پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

جو خاک سے بنا ہے وہ آخر کو خاک ہے

○

اشک ایسے ہیں غم اسیروں کے
جیسے کشکول ہوں فقیروں کے

کس لئے تم نے معذرت چاہی
ہم تو خوگر ہیں۔ ایسے تیروں کے

آتشِ غم سے بھی نہیں جلتے
کیا دیئے بجھ گئے ضمیروں کے

زندگی دھوپ میں کھڑی دیوار
جس پہ کچھ سائے ہم سفیروں کے

نقش بر آب ہیں کہاں جائیں
دور تک سلسلے جزیروں کے

بچے اب بھی خلوص رکھتے ہیں!
حوصلے دیکھ ان شریروں کے

جب دعا کو اُٹھے کبھی جاناں
ہاتھ ہم ہجر کے اسیروں کے

ق

تیری تصویر بن گئے پیارے
زاویے ہاتھ کی لکیروں کے

رکھنا ہر دم سنبھال کر عابد
اپنی آنکھوں میں ڈھیر ہیروں کے

مبارک احمد عابد

بقیہ صفحہ 3

سائنس عرب کلچر کی اس سے زیادہ مقروض بلکہ اس کے وجود کی بھی مقروض ہے.... یہی مصنف آگے جا کر اسی کتاب میں لکھتا ہے...... "یونانی سائنسدانوں نے (سائنس) کو کلیوں کی صورت میں پیش کیا۔ ان کے نظریے دیئے۔ ان کے اصول و قواعد وضع کئے، لیکن صبر سے تحقیق کرنا، تفصیل سے لمبے عرصہ تک تجربات کرنا اور ان کا مشاہدہ کرنا، تجربات کے ذریعہ تحقیق، سائنسی علوم کو ان تجربات کی رفتہ رفتہ مجموعی شکل دینا، یہ تمام باتیں یونانی سرشت کے لئے اجنبی تھیں...... جس چیز کو ہم سائنس کہتے ہیں یہ یورپ میں مشاہدہ، ناپنے، تولنے کے قواعد سے شروع ہوئی۔ یونانی ان باتوں سے کلی بے بہرہ تھے ان باتوں کی اصل روح اور ان کے طریقے عربوں نے یورپ میں متعارف کرائے....

○○○

بقیہ صفحہ 4

اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے...... مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے...... وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بروفات

مکرمہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب

آج ہم نہایت غمزدہ اور بوجھل دل کے ساتھ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب واہلیہ مکرم میجر سعید احمد صاحب کی المناک رحلت کے موقع پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند سے بلند کرے اور اپنے پیاروں کا قرب عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے میاں صاحب اور بچوں کے زخمی دلوں پر صبر و تسکین کی مرہم لگائے (آمین)۔

آپ 15۔ جولائی 1922ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم حضرت میر محمد اسحاق صاحب جماعت احمدیہ کے جید عالم تھے۔ اور حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہ حرم حضرت بانی سلسلہ کے برادر اصغر تھے۔ اور والدہ حضرت صالحہ بیگم صاحبہ حضرت پیر منظور محمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔

آپ کو بچپن میں ہی خالص دینی ماحول ملا اور خدمت دین تو آپ کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ اسی جذبہ کے تحت 6۔ 7 سال کی عمر میں ہی دینی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ آپ انتھک محنت کرنے والی تھیں اور تادم آخر دینی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ 1961ء میں نائب صدر اور جنرل سیکرٹری لاہور کے طور پر کام کیا۔ پھر 1971 سے 1976ء تک ایبٹ آباد اور منگلا میں خدمت دین کرتی رہیں۔ 1945ء سے نائبہ ناظمہ جلسہ سالانہ اور 1982ء میں ناظمہ جلسہ سالانہ منتخب ہوئیں۔ اور جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھتیں۔ اسی دوران 1982ء میں آپ کو صدر لجنہ ضلع منتخب کیا گیا۔ اور 1997ء تک تقریباً 15 سال انہوں نے صدر ضلع و شہر کی حیثیت سے کام کیا۔ اور ہر شعبہ کو اپنی ذاتی نگرانی میں چلایا۔ اور کمزور مجالس کے دورے کرکے انہیں فعال بنایا۔ آپ کو دوسروں سے کام لینے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ دعوت الی اللہ کے کام کے لئے ایک خاص جذبہ رکھتی تھیں۔ دیہات میں جا کر دیہی مستورات سے اس طرح گھل مل جاتیں کہ وہ سب آپ کو اپنی دوست اور شفیق ماں کا درجہ دیتیں۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بہت دورے کرتیں۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ دینی خدمات انجام دیتے ہوئے ہی انجام آ جائے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری فرما دی۔ آپ شام 6 بجے ایک قیادت کی ناصرات کے اجلاس سے واپس تشریف لائیں۔ اور اگلے دن صبح طلوع ہوتے ہی 22۔ مارچ کو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

موصوفہ اعلیٰ اخلاقی قدروں اور انسانی عظمتوں کا جیتا جاگتا ثبوت تھیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ بے مثال بیوی اور مہربان والدہ۔ ہر ایک سے پیار کرنے والی۔ رشتہ داروں کو اعلیٰ قدروں سے نبھانے والی۔ اور اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ لجنہ پاکستان سے موصول ہونے والی ہر ہدایت آپ لئے حکم کا درجہ رکھتی تھی اور اس کی بجا آوری کے لئے بھرپور صلاحیت اور طاقت کو استعمال میں لاتیں۔ امام جماعت سے بے انتہا محبت کرنے والی اور اطاعت کا بے نظیر جذبہ رکھتی تھیں۔ الغرض آپ اتنی بے مثال شخصیت کی مالک تھیں کہ جو بھی آپ سے ملتا ہے وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا معترف ہو جاتا۔

اس عظیم صدمہ پر ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ موصوفہ کے شوہر مکرم میجر سعید احمد صاحب اور بھائیوں۔ بیٹوں۔ بیٹیوں اور ان کے اہل و عیال و دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

شریک غم
ممبرات مجلس عاملہ
لجنہ اماء اللہ پاکستان

000

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

سوموار 12- مئی 1997ء

12-00 اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔
1-30 درس کلام الٰہی۔ نمبر 25 (1995ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام- واقفین نو- بہاولنگر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- آل پاکستان انڈسٹریل نمائش-پارٹ3۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (97-5-11)
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام- واقفین نو- بہاولنگر۔
11-00 درس کلام الٰہی- نمبر 25 (1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن-یو-کے-
12-30 بیت بازی۔
1-00 لقاء مع العرب۔
1-50 اردو کلاس۔
2-50 بنگلہ پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 ہومیوپیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

منگل 13- مئی 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
2-00 ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
12-55 لقاء مع العرب۔
1-55 اردو کلاس۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن یو- کے- (23-2-90)
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (13-5-97)
7-00 طبی معاملات- نروس سسٹم کی خرابیاں- مہمان- ڈاکٹر لطیف قریشی- میزبان- ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر-
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بدھ 14- مئی 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ گلوب- ہماری کائنات
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (13-5-97)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات "نروس سسٹم کی خرابیاں" مہمان- ڈاکٹر لطیف قریشی- میزبان- ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر-
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (13-5-97)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 رشین پروگرام۔
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
12-55 لقاء مع العرب۔
1-55 اردو کلاس۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-15 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی زندگی۔
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعرات 15- مئی 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 المائدہ بھگارے بینگن
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 97-5-14
3-00 عربی سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن- مشاعرہ اور سیمپوزیم- تقریر از وحید احمد- نظم
7-00 (صبح) اردو کلاس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-5-14
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا سندھی ترجمہ 95-8-11
12-00 المائدہ بھگارے بینگن
12-55 لقاء مع العرب۔
1-55 اردو کلاس۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام(-)اصول کی فلاسفی
6-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ بہاول پور
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 27(94-5-13) حصہ اول
8-00 (رات)لقاء مع العرب۔
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعہ 16- مئی 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 بزم مشاعرہ از خدام الاحمدیہ اسلام آباد حصہ اول
2-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ بہاول پور
6-30 الزامات کے جوابات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے سیشن 27 (94-5-11)
7-00 (صبح)اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) بزم مشاعرہ از خدام الاحمدیہ اسلام آباد حصہ اول
1-00 لقاء مع العرب
2-00 اردو کلاس۔
2-50 بنگالی پروگرام۔

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفین نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عطیۃ الباقی بنت رانا وسیم احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

مدیحہ شہزادی بنت مشتاق احمد
گھنوکے جھ

گلفام احمد ابن محمد صفدر گھنوکے جھ

مدثر احمد ابن مبشر احمد
گھنوکے جھ

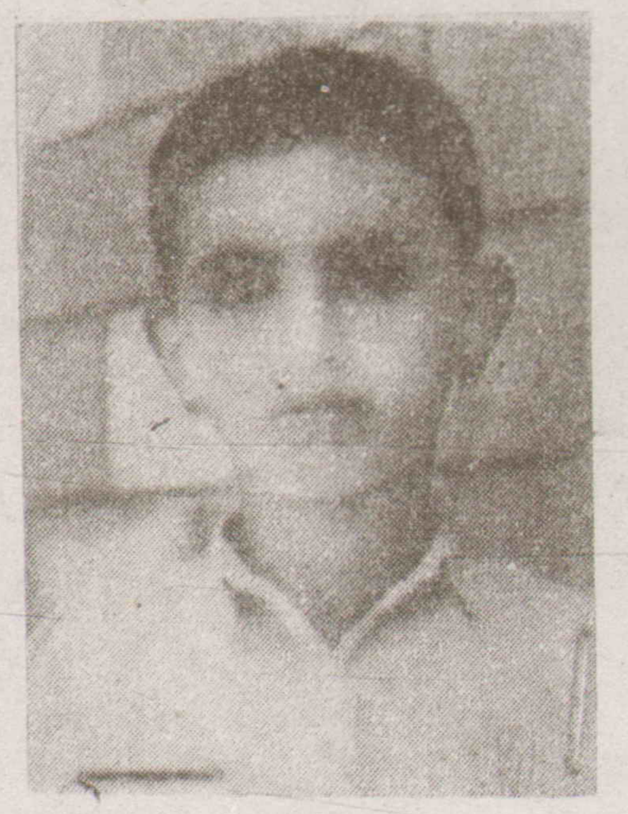
خان نواز ابن فرمائش علی باجوہ
گھنوکے جھ

سجاد انور ابن ریاض احمد
گھنوکے جھ

عثمان احمد عبداللہ ابن منور احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

انتصار احمد ابن افتخار احمد
گھنوکے جھ

مدثر احمد ابن امجد محمود
گھنوکے جھ

4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-5-16
6-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-5-16
7-15 کمپیوٹر سب کے لئے۔ حصہ نہم
8-00 (رات)لقاء مع العرب۔
9-00 سواحیلی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب)

محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب ساکن M-454 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 11/5 واقعہ دار الیمن ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے بیٹے منیر احمد جاوید کے نام منتقل کر دیا جائے۔ سب ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پسر)
3۔ مکرم صدیق احمد پرویز صاحب (پسر)
4۔ مکرم رفیق احمد صاحب (پسر)
5۔ مکرم ظہیر احمد صاحب (پسر)
6۔ محترمہ نعیمہ صدیقہ صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ سلیمہ رفیعہ صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ حلیمہ شاہدہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- مئی- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ---

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں بھارت بھی ملوث ہے بھارتی ایجنسی "را" سمیت پاکستان دشمن ادارے دہشت گردوں کو مذہب کی آڑ میں منظم کر رہے ہیں۔ یہ عناصر ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے بدامنی اور بے یقینی پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون موجود ہے اب اسے سخت یا نرم کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ دہشت گردوں کے خلاف عملی اپریشن کلین اپ کی ضرورت ہے۔

○ حکومت نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے چودھویں ترمیم لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ملک میں امن قائم کرنے کے لئے 18 نکاتی ہنگامی پروگرام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آئینی ترمیم کے لئے مشیر قانون خالد انور کو خصوصی ہدایات جاری کر دی گئیں۔ وزیر اعظم نے قومی اسمبلی اور سینٹ میں حلیف جماعتوں کا اجلاس 15 مئی کو طلب کر لیا۔ ترمیم بھی اسی روز منظور کروائی جائے گی۔ دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں عوام کو شریک کر لیا گیا ہے اس کے تحت غیر ملکیوں کی پڑتال ' جعلی شناختی کارڈ بنانے والوں کے خلاف کارروائی ' چوکیدارہ نظام کی چیکنگ ' سڑکوں پر سونے والوں کے خلاف اپریشن ' کسی علاقہ میں نئے آنے والوں کا تھانوں میں اندراج ' بہتر کارکردگی پر پولیس والوں کو ایوارڈ اور وارداتیں ہونے پر ذمہ دار افسر کو سبکدوش کر دیا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے سابق چیف سیکرٹری سرحد کی طرف سے دائر کردہ ایک رٹ درخواست کے دوران یہ ریمارکس دیئے ہیں کہ حکومت ساری خرابیوں کی ذمہ داری عدالتوں پر ڈال دیتی ہے۔ حکومت بتائے کہ اس نے کتنے دہشت گرد پکڑے اور ہم نے کتنے چھوڑ دیئے۔ حقائق سامنے رکھ کر بات کی جائے۔ درخواست گزار کی درخواست بڑے بنچ کی تشکیل کے لئے چیف جسٹس کو بھجوا دی گئی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ امن و امان کی صورت حال پر عدلیہ فکرمند ہے۔ عدلیہ ملک میں امن و امان اور تمام فرقوں میں صلح چاہتی ہے۔ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ یہ حکومت سے پوچھا جائے کہ امن و امان پر اس کی گرفت کمزور ہوئی ہے یا نہیں۔ ججوں کی تقرری میں دیر ہو رہی ہے۔ اختلاف کوئی نہیں۔

○ چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کے فیصلہ پر عمل درآمد کے نتیجے میں ہائی کورٹس کے احتساب بنچ بدعنوانی کے 35 ریفرنسوں پر بہت جلد فیصلہ سنادیں گے۔

○ طیارے کے ایندھن کی ٹینکی گرنے سے ہلاک ہونے والوں کے لئے سینٹ میں فاتحہ خوانی کی گئی۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان سارک میں علاقائی گروپ بنانے کی مخالفت کرے گا۔ بھارت بنگلہ دیش بھوٹان اور نیپال پر مشتمل چھوٹے گروپ کے قیام کا مطلب ہو گا کہ پاکستان سری لنکا اور مالدیپ الگ گروپ قائم کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسئلہ کشمیر کو مذاکرات کے ایجنڈے پر نہ لایا گیا تو "ڈیڈلاک" پیدا ہو جائے گا۔ ملاقاتیں تو ایک حد تک ہی ہو سکتی ہیں۔ بھارت سے مسئلہ کشمیر کے بغیر دوسرے معاملات پر بات کرنا دشوار ہے۔ بھارتی وزیر اعظم آئی کے گجرال کے بیانات سے پاک بھارت تعلقات کو معمول پر لانے کے عمل کو نقصان پہنچا ہے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ بھارت مذاکرات میں مخلص ہے تو کشمیر سے فوج واپس بلالے۔ بی بی سی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ کشمیر سمیت تمام مسائل مذاکرات کے ذریعے طے کئے جائیں۔

○ فوجی افسروں کو پھنسانے کے لئے خفیہ اپریشن پر پاکستان نے امریکہ سے احتجاج کیا ہے۔ فضائیہ کے افسر کی گرفتاری خفیہ کارروائی تھی جس کا مقصد فوج کو منشیات کی تجارت میں ملوث کرنا تھا۔ پاکستانی حکام امریکی ڈرگ انفورسمنٹ ایجنسی کے رویے پر ناخوش ہیں۔ وزیر اعظم اور آرمی چیف کو بریفنگ کر دی گئی ہے۔

○ لاہور میں سبزہ زار میں سپاہ صحابہ کی بلال مسجد پر چھاپہ مار کر سپاہ صحابہ کے 45 کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں 13 طالب علم بھی شامل ہیں۔ مسجد بلال میں مذہبی کانفرنس ہونے والی تھی۔ جس میں دوسرے شہروں سے مندوبین بھی آئے تھے۔ مسجد کو سیل کر دیا گیا ہے۔ سپاہ صحابہ نے الزام لگایا ہے کہ پولیس مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہوئی۔ پولیس کے ترجمان نے اس الزام کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ تفتیشی سنٹر میں مولانا اعظم طارق پر شدید تشدد ہو رہا ہے۔ مولانا کی حالت تشویشناک ہے۔ بم دھماکے کے زخموں کی مرہم پٹی بھی نہیں ہو رہی۔

○ صوبائی وزیر اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ اعظم طارق کو مخصوص کیس میں پکڑا گیا ہے۔ وہ گوجرانوالہ میں کیا کر رہے تھے؟ حکومت تمام خطوط پر تفتیش کر رہی ہے۔

○ کراچی میں پٹرول کی ٹینکی گرنے سے ہلاک ہونے والی تعداد آٹھ ہو گئی ہے۔ گزشتہ روز دو مزید زخمی ایک بچی اور ایک عورت ہلاک ہو گئے۔

○ بلدیاتی انتخابات اسی سال ستمبر کے آخر میں کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے سیاسی ایڈمنسٹریٹر بنانے کی تجویز مسترد کر دی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ انتخابات نئے قانون کے تحت ہوں گے۔ جماعتی یا غیر جماعتی ہونے کا فیصلہ ملکی سیاسی صورت حال کے پس منظر میں ہو گا۔

○ حالیہ بارشوں سے گندم کی پیداوار میں 10 لاکھ ٹن کمی کا خدشہ ہے۔ آم کی فصل 70 فیصد تک متاثر ہو سکتی ہے کپاس کی پیداوار میں بھی کمی ہو گی۔ گنے اور دھان کو فائدہ ہو گا۔

○ گھوڑوں کا ٹیکس اور کرایہ ادا نہ کرنے پر آصف زرداری کو شوکاز نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ انڈر انوائسنگ کے ذریعے 32 ہزار روپے کا ٹیکس بچایا۔ اپوزیشن کے ایک رکن نے سوال کیا کہ ایک شخص نے 155 گھوڑے منگوائے لیکن صرف آصف زرداری کو شوکاز نوٹس کیوں جاری کیا گیا ہے؟

○ پیپلز پارٹی کی احتسابی کمیٹی نے حکومتی عہدیداروں کے خلاف کرپشن کے مزید دو ریفرنس تیار کر لئے ہیں۔ یہ ریفرنس احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے منیٰ میں آتشزدگی کے سانحہ پر اپوزیشن کی تحریک مسترد کر دی ہے۔ تحریک التوا میں کہا گیا کہ آگ سے متاثر ہونے والے پاکستانیوں کو امداد فراہم نہیں کی گئی۔ حکومت ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرے۔ حکومتی رکن ظفر علی شاہ نے کہا کہ کسی پاکستانی کی غفلت سے منیٰ میں آگ نہیں لگی اس لئے اسمبلی اس پر بحث نہیں کر سکتی۔

○ سابق جج ظہور حسین کو اشتہاری قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کی جائیداد قرق کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی میں حکومتی ارکان کی طرف سے عورتوں کی نشستوں کے بل کو مسترد کرنے کے عمل کو آمریت قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملک کی 52 فیصد آبادی سے امتیازی سلوک ہے بھاری مینڈیٹ آمریت میں بدل چکا ہے۔ حکمرانوں کی عوام دوستی کھل کر سامنے آگئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی میں انتخابات کے لئے قواعد تیار کر لئے گئے ہیں۔

○ ایس ایس پی گوجرانوالہ چوہدری اشرف مارتھ کے قتل پر کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ - بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81 7228204 7358105

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون : 771 فیکس : 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
40 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ضرورت ہے
• آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو کام کے لئے خادم
• ڈرائیور (تجربہ کار) عمر 40 تا 50 سال
پتہ برائے رابطہ :-
میاں بھائی
پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5
نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون : 7932514 7932515 7932516